جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی اور اس کی صفات کے مشاہدہ کا ذریعہ ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اِس عالمین میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے جو جلوے ظاہر ہوتے ہیں، وہ ایک پہلو سے اللہ تعالیٰ کے جلال کو، اُس کی عظمت اور کبریائی کو ثابت کرتے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے جمال کو، اُس حُسن کو، اُس کے احسان کو اور اُس کے پیار کو ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمیں نوازا ہے اور ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ ہم اس کی معرفت میں ترقی کرنے کے لئے اس کی صفات کے جلووں کا مشاہدہ کریں اور اس سے اثر قبول کریں، وہ اثر جو کہ ایک مومن بندہ کو قبول کرنا چاہیئے ۔ یہ جو ہمارا جلسہ ابھی گزرا ہے اس موقع پر ہم نے یعنی جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے جلالی جلوے، عظمت اور کبریائی کے جلوے بھی دیکھے اور اللہ تعالیٰ کے حُسن واحسان کے جلوے بھی ہماری قسمت میں مقدر ہوئے۔

اس دفعہ بعض روکیں بھی تھیں مثلاً جلسہ کی تاریخیں بدلنی پڑیں اور ہمارے ہزاروں بچے اس وجہ سے اپنے جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ وہ جو طالب علم نہیں تھے اُن کے دل میں یہ ڈالا گیا کہ وہ نہ آسکنے والوں کی نسبت زیادہ تعداد میں یہاں پہنچیں اور اپنے جلسہ میں شامل ہوں اس کے علاوہ اور بھی روکیں ہونے کے باوجود پچھلے سال کی نسبت اس سال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے ہونے والوں کی تعداد زیادہ تھی بعض دفعہ

حیران ہوتا تھا کہ کیسے اور کہاں سے آ گئے۔ احساس یہ ہوتا تھا کہ شاید آسمان سے ٹپکے ہوں اور آسمان سے ہی آئے کیونکہ جو توفیق خدائے واحد و یگانہ سے ملتی ہے وہ بلندیوں ہی سے ملتی ہے اور بلندی کی طرف لے جانے والی ہی وہ توفیق ہوتی ہے۔

مہمانوں کو ٹھہرانے میں بھی پریشانی کا سامنا تھا۔ اس کثرت سے مہمان آئے کہ میں نے سُنا ہے کہ بعض ناسمجھ لوگوں نے اس شعبہ کے ماتحت کہ شاید تعلیمی اداروں میں مہمانوں کو ٹھہرایا گیا ہو خاموشی کے ساتھ وہاں جا کر کمرے کمرے کی چھان بین بھی کی کہ کہیں یہاں تو مہمان نہیں ٹھہرائے گئے وہاں تو جیسا کہ پُرانا دستور تھا مہمان نہیں ٹھہرائے گئے لیکن میں نے جلسہ سالانہ سے قبل اہل ربوہ سے کہا تھا یہ دقتیں ہیں اس لئے جلسہ پر آنے والے بھائیوں کو تم اپنے سینوں سے لگا لو اور مَیں خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ربوہ کو یہ توفیق عطا کی کہ آنے والے مہمانوں کو اُنہوں نے اپنے سینوں سے لگایا اور اپنے گھروں میں اُن کو جگہ دی اور بہتوں نے خلافِ دستور لنگر سے کھانا بھی نہیں منگوایا بلکہ اپنے گھروں میں پکا کر اُن کو کھانا بھی دیا۔ مجھے معلوم ہوا جلسہ کے ایام میں مستورات اپنی قیام گاہوں میں آتی تھیں تو چونکہ عمارتیں تو نہیں تھیں کچھ شامیانے تھے اور کچھ خیمے تھے اس قسم کے انتظامات تھے وہاں آ کر وہ اپنا سامان رکھتی تھیں پھر کہتی تھیں ہم مکانوں کی تلاش میں نکلتی ہیں۔ اب اگر دس عورتیں تلاش کے لئے جاتیں تھیں تو دو تین واپس آ جاتی تھیں باقیوں کو مکانوں میں جگہ مل جاتی تھی اُن کو جو واقف، شناسا تھیں وہ کہتی تھیں ٹھیک ہے ہمارے پاس آ جاؤ۔

غرض ایک طرف ایسا عظیم کردار اہل ربوہ نے دکھایا ہے کہ اس کُرّۂ ارض پر اس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی اور دوسری طرف جو جلسہ سالانہ پر آئے اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اور غلبۂ اسلام کے جو جلوے دُنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں اُن کا علم حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے اُنہوں نے بھی یہ عہد کیا تھا کہ کوئی دُنیوی اور جسمانی تکلیف اُن کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔ جہاں گذشتہ سالوں میں دس افراد ایک چھوٹے سے کمرے میں رہے وہاں ۱۲۔۱۵ آدمی ٹھہر گئے جسمانی طور پر اور زیادہ سُکڑ گئے تا کہ اور زیادہ وسعت پیدا ہو اُن کے ماحول میں روحانی طور پر اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو وہ پہلے سے زیادہ

حاصل کرنے والے ہوں پس آنے والوں نے بھی ایک ایسا نمونہ دکھایا جو کہیں اور نظر نہیں آتا اور ان کی میزبانی کرنے والوں یعنی اہلِ ربوہ نے بھی ایک ایسا نمونہ دکھایا کہ جس کی مثال ہمیں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو احسن جزا دے اور یہ توفیق دے کہ خدا تعالیٰ کی اس رحمت کے جلوے دیکھنے کے بعد پہلے سے زیادہ اس کی حمد کے ترانے گانے والے ہوں۔

اگرچہ ہمیشہ ہی جلسہ سالانہ پر فضا پرسکون رہتی ہے لیکن اس دفعہ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ویسی نہیں رہے گی جیسی کہ ہماری احمدیت کی فضا ہوتی ہے جس میں کوئی جھگڑا نہیں ہوتا جس میں کوئی شور نہیں ہوتا کوئی بے ترتیبی نہیں ہوتی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا لیکن خدا کا شکر ہے نہایت پیار اور سکون کے ساتھ یہ دن گزر گئے اور ہمیں پتہ ہی نہیں لگا کہ کب جلسہ آیا اور کب ختم ہو گیا کب خوشیوں سے ہماری روح معمور تھی اور کب جانے والوں کے جانے کے نتیجہ میں اُداسی ہم پر چھا گئی۔ لیکن یہ اُداسی ایک بالکل باریک پردہ ہے جس کے ورے بھی اور جس کے پرے بھی خدا تعالیٰ کے حُسن اور نور اور احسان کے جلوے ہمیں نظر آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا شکر ادا کیا کرو اور میری حمد سے اپنے نفوس کو اور اپنے ماحول کو معمور رکھا کرو اس لئے جماعتِ احمدیہ کا ان عظیم الٰہی جلووں کو دیکھنے کے بعد ضروری فرض ہے جو اُن پر عائد ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد پہلے سے زیادہ کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراهيم: ۸) کہ اگر تم میرا شکر اور میری حمد کرو گے تو میں اپنی نعمتوں کا تمہیں پہلے سے زیادہ وارث بناؤں گا۔

پس ہم خدا کی حمد کرتے ہیں اس لئے نہیں کہ ہماری حمد کی اُسے احتیاج ہے بلکہ اس لئے کہ اس کی حمد کی ہمیں احتیاج ہے تا کہ وہ پہلے سے زیادہ ہم سے پیار کرے پہلے سے زیادہ اپنے قُرب کی ہمیں راہیں دکھائے۔ دُنیا میں پہلے سے زیادہ وہ انقلابات آئیں کہ جو ہمارے دلوں کو خوش کرنے والے اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والے ہوں، دُنیا میں اسلام پہلے سے زیادہ پھیلے۔ انسان پہلے سے زیادہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو اور ہمیں پہلے

سے زیادہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے کی توفیق ملے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے بندوں کا بھی شکر ادا کیا کرو اور بندوں کا شکر ادا کرنا میرا شکر ادا کرنا ہے اس لئے جس حد تک ہمارے ملک کی انتظامیہ نے ہمارے لئے سہولتیں بہم پہنچائیں اُس حد تک ہم ان کے بے حد ممنون اور شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے اور اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق دے کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال اور حُسن واحسان کے جلوے دیکھنے والے ہوں۔

جلسہ سے پہلے بھی مجھے فلو اور Diarrhoea کی بیماری ہوگئی تھی جلسہ کے بعد اُس قسم کا فلو تو نہیں ہوا لیکن گلے کی خراش بڑھ گئی اور اس سے تکلیف ہے بھی اور نہیں بھی۔ تکلیف ہے اس لئے کہ سانس کی نالی میں تکلیف ہے اور نہیں اس لئے کہ جو ان دنوں میں پایا وہ اتنا عظیم ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا احساس بھی پیدا نہیں ہوتا لیکن کام کرتے ہوئے تکلیف کا احساس طبعاً ہوتا ہے مثلاً گلے کی جو تکلیف ہے بولتے ہوئے بعض دفعہ بیماری تکلیف دیتی ہے۔ بعض دفعہ Irritation بڑھ جاتی ہے تو لمبی کھانسی اُٹھنی شروع ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے اور مجھے بھی صحت کے ساتھ رکھے اور اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۸؍جنوری ۱۹۷۷ء صفحہ ۵، ۶)

❁❁❁